۴ اقوامِ متحدہ

لیے بین الاقوامی ادارہ 'اقوامِ متحدہ' کا قیام عمل میں آیا۔ اس سبق میں ہم اس ادارے کے مقاصد، اصول وضوابط کی تشکیل اور امن کے لیے کی جانے والی کوششوں کا مطالعہ کریں گے۔

اقوامِ متحدہ : پس منظر

بیسویں صدی کے نصف اوّل میں دو عالمی جنگیں ہوئیں جن میں بے پناہ جانی و مالی نقصان ہوا۔ تب تمام ممالک نے محسوس کیا کہ دنیا میں امن قائم رکھنے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس لیے پہلی عالمی جنگ کے بعد 'لیگ آف نیشنز' کا قیام عمل میں آیا لیکن یہ تجربہ زیادہ کامیاب نہ ہوسکا۔ دوسری جنگِ عظیم میں ایٹم بم کے استعمال کے بعد اس خیال کو مزید تقویت حاصل ہوئی کہ تباہ کن اور ہولناک جنگوں کا خاتمہ ہونا چاہیے اور اس کی ذمہ داری اجتماعی طور پر تمام ممالک پر عائد ہوتی ہے۔ اسی خیال کے تحت دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔

اقوامِ متحدہ کی تشکیل کے مدارج

دوسری جنگِ عظیم کے دوران ۱۴؍ اگست ۱۹۴۱ء کو برطانیہ کے وزیرِ اعظم وِنسٹن چرچل اور امریکہ کے صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ کے درمیان 'اٹلانٹک معاہدہ' ہوا جس کی رو سے جنگ کے خاتمے کے بعد بین الاقوامی سطح پر تحفظ قائم کرنے کے لیے ایک مستقل ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۹۴۴ء اور ۱۹۴۵ء میں ہونے والے متحدہ محاذ کے ممالک کے اجلاس میں مفصل بحث کی گئی اور بین الاقوامی ادارہ قائم کرنے کے معاہدے کا مسودہ تیار کیا گیا۔ ۱۹۴۵ء میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں ۵۰؍ ممالک کے نمائندوں سے گفت وشنید کے بعد اقوامِ متحدہ کی تشکیل عمل میں آئی اور ایک منشور بنایا گیا۔ اس منشور پر ان ممالک کے دستخط لیے گئے اور ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔ اقوامِ متحدہ مقتدر ممالک پر مشتمل تنظیم ہے۔

بتائیے تو بھلا۔

- کیا بھارت نے جنگ کے دوران ہونے والے اجلاس میں شرکت کی تھی؟
- یومِ اقوامِ متحدہ کب منایا جاتا ہے؟

اقوامِ متحدہ کے مقاصد

اقوامِ متحدہ دنیا کی سب سے بڑی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ابتدا میں صرف پچاس ممالک ہی اس تنظیم کے رکن تھے۔ آج یہ تعداد بڑھ کر ۱۹۳ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ تمام رکن ممالک اقوامِ متحدہ کے پلیٹ فارم پر یکجا ہوتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے کچھ متعینہ مقاصد ہیں۔ مختصراً اقوامِ متحدہ ساری دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہے۔

- مختلف ممالک کے مابین خوشگوار دوستانہ تعلقات کو فروغ دینا۔
- بین الاقوامی مسائل کو پرامن طریقے سے حل کرکے سلامتی کے فروغ کی کوشش کرنا۔
- انسانی حقوق اور آزادی کی کوشش اور ان کا تحفّظ کرنا۔

اسی طرح بین الاقوامی سطح پر معاشی تعاون کو فروغ دینا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔

مقتدر ممالک کے خصوصی سیاسی اختیارات کا احترام کرنا، دوسرے ملک پر حملہ نہ کرنا، بین الاقوامی قوانین اور ضوابط کی تعمیل کرنا تمام رکن ممالک کے فرائض میں شامل ہیں۔

'اقوامِ متحدہ' مقتدر ممالک کے ذریعے بنائی گئی تنظیم ہے۔ اسی وجہ سے یقیناً یہ تنظیم چند اُصول وضوابط پر بنی ہے جو حسبِ ذیل ہیں۔

اقوامِ متحدہ کے اُصول اور ضوابط

۱۔ تمام اراکین ممالک کو مساوی حیثیت حاصل ہوگی۔ جغرافیائی، معاشی اور فوجی طاقت کی بنیاد پر ممالک کے درمیان تفریق نہیں کی جائے گی۔

۲۔ اس کے رکن ممالک پر لازمی ہے کہ وہ دیگر رکن ممالک کی آزادی اور جغرافیائی سرحدوں کا احترام کریں۔

۳۔ تمام رکن ممالک اپنے بین الاقوامی مسائل، آپسی تنازعات پرامن طریقے سے حل کریں۔

کیا آپ درج ذیل سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں؟

- کیا عالمی تحفّظ کو سنگین خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں اقوامِ متحدہ مسلح مداخلت کرسکتا ہے؟
- انسانی حقوق اور آزادی کی نگہبانی کے لیے اقوامِ متحدہ نے کون سے اقدامات کیے ہیں؟

اقوامِ متحدہ کی تشکیل

اقوامِ متحدہ کے منشور میں اس ادارے کے طریقۂ کار اور تشکیل سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہے۔

اقوامِ متحدہ کے چھے خاص شعبے ہیں۔

(۱) اجلاسِ عام (۲) سلامتی کونسل (۳) معاشی وسماجی کونسل (۴) بین الاقوامی عدالت (۵) تولیتی کونسل (۶) دفترِ معتمدی (سکریٹریٹ)

اقوامِ متحدہ - اجلاسِ عام

ان چھے شعبوں کے علاوہ اقوامِ متحدہ کے کام میں مدد کرنے والے کئی ذیلی ادارے ہیں۔ انھیں مخصوص سرگرمیوں والی تنظیمیں کہا جاتا ہے۔ مخصوص شعبوں میں کام کرنے والے یہ ادارے دنیا بھر کے ممالک کو اُن شعبوں میں تعاون دیتے ہیں۔ بین الاقوامی مزدور تنظیم (ILO)، تنظیم برائے اناج و زراعت (FAO)، عالمی تنظیم صحت (WHO)، عالمی بینک (WB)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، اقوامِ متحدہ کا مالیاتی فنڈ برائے اطفال (UNICEF)، اقوامِ متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (UNESCO) جیسی چند اہم تنظیمیں اقوامِ متحدہ سے منسلک ہیں۔

اجلاسِ عام : اقوامِ متحدہ کے تمام رکن ممالک اس اجلاس کے رکن ہوتے ہیں۔ امیر، غریب یا اعلیٰ و ادنیٰ کی تفریق نہ کرتے ہوئے تمام ممبران کو مساوی حیثیت حاصل ہے۔ ہر رکن ملک کو عام اجلاس میں ایک ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے۔ ستمبر سے دسمبر تک اس اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں ماحولیات، ترکِ اسلحہ جیسے اہم موضوعات پر بحث ہوتی ہے۔ اکثریتِ رائے سے اجلاس میں فیصلے کیے جاتے ہیں اور یہ فیصلے 'قرارداد' کی شکل میں ہوتے ہیں یعنی اجلاسِ عام میں صرف منصوبے پیش ہوتے ہیں، قانون نہیں بنائے جاتے۔ رکن ممالک کے نمائندوں کو یکجا کرکے بین الاقوامی مسائل پر گفت وشنید کرنے کے لیے اجلاسِ عام ایک پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اجلاسِ عام کی ذمہ داریاں

۱۔ سلامتی کونسل کے غیر مستقل ارکان کا انتخاب کرنا۔

۲۔ سلامتی کونسل کے ساتھ اقوامِ متحدہ کے معتمدِ اعلیٰ اور بین الاقوامی عدالت کے منصف (جج) کا انتخاب کرنا۔

۳۔ اقوامِ متحدہ کے سالانہ بجٹ کو منظوری دینا۔

اقوامِ متحدہ کا دفتر نیویارک میں ہے۔ انگریزی، فرینچ، عربی، روسی، اسپینی اور چینی زبانیں اقوامِ متحدہ کی منظور شدہ زبانیں ہیں۔

سلامتی کونسل

سلامتی کونسل میں کل پندرہ رکن ہوتے ہیں۔ ان میں سے پانچ مستقل تو دس غیر مستقل ہوتے ہیں۔ غیر مستقل رکن ممالک کا انتخاب ہر دو سال میں 'اجلاسِ عام' میں کیا جاتا ہے۔ امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور چین یہ پانچ ممالک سلامتی کونسل کے مستقل اراکین ہیں۔ ان پانچ ممالک کو کسی قرارداد کے خلاف حقِ استرداد (ویٹو) حاصل ہوتا ہے۔ کسی بھی اہم مسئلے پر فیصلہ لینے کے لیے پانچ مستقل اور کم از کم چار غیر مستقل ارکان کی منظوری ضروری ہے۔ مستقل ارکان میں سے اگر ایک بھی رکن مخالفت کرتا ہے تو وہ فیصلہ روک دیا جاتا ہے۔

سلامتی کونسل کی ذمہ داریاں

۱۔ بین الاقوامی امن و سلامتی کا تحفّظ کرنا سلامتی کونسل کی اہم ذمہ داری ہے۔ بین الاقوامی تنازعات کی صورت میں انھیں حل کرکے امن قائم کرنے کی کوشش کرنا، معاشی پابندیاں عائد کرنا یا جارح ملک کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کا فیصلہ لینا ان میں سے کوئی ایک متبادل سلامتی کونسل تجویز کرتی ہے۔

۲۔ سلامتی کونسل اسلحہ پر قابو پانے کے لیے منصوبہ بندی کرتی ہے۔

۳۔ عام اجلاس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی عدالت کے جج کا انتخاب اور اقوامِ متحدہ کے چیف سکریٹری کا انتخاب بھی سلامتی کونسل کرتی ہے۔

سلامتی کونسل کی تشکیل میں تبدیلیوں اور اسے مزید جمہوری بنانے کے نقطۂ نظر سے فی الوقت کئی تجاویز پیش کی جارہی ہیں۔ بھارت بھی سلامتی کونسل کا مستقل رکن بننے کے لیے کوشاں ہے۔

معاشی اور سماجی کونسل : اقوامِ متحدہ کے معاشی اور سماجی کاموں میں ربط وضبط پیدا کرنے کی غرض سے یہ کونسل تشکیل دی

گئی ہے۔اس کونسل میں کل ۵۴/ارکان ہوتے ہیں جن کا انتخاب اجلاسِ عام میں ہوتا ہے۔ ہر رکن تین سال کے لیے منتخب کیا جاتا ہے اور ہر سال ایک تہائی ارکان نئے سرے سے منتخب کیے جاتے ہیں۔کونسل کا فیصلہ اکثریت رائے سے لیا جاتا ہے۔

ذمہ داریاں

۱۔ افلاس، بے روزگاری، معاشی و سماجی عدم مساوات جیسے مسائل پر عالمی سطح پر مذاکرہ، تجاویز اور تدابیر کرنا۔

۲۔ خواتین کے مسائل، خواتین کو خود کفیل بنانا، انسانی حقوق، بنیادی آزادی، عالمی تجارت اور صحت سے متعلق مسائل پر مذاکرے اور فیصلے کرنا۔

۳۔ بین الاقوامی سطح پر تعلیمی اور ثقافتی روابط قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ اقوامِ متحدہ سے منسلک مختلف اداروں کے کام میں مطابقت اور ہم آہنگی قائم رکھنا۔

دفترِ معتمدی (سکریٹریٹ)

اقوامِ متحدہ کے انتظامی اُمور سنبھالنے کی ذمہ داری سکریٹریٹ پر ہوتی ہے۔سکریٹریٹ کے صدر کو معتمدِ اعلیٰ (چیف سکریٹری) کہتے ہیں۔اس کا انتخاب اجلاسِ عام اور سلامتی کونسل مل کر کرتے ہیں۔سکریٹری کے عہدے کی میعاد ۵ سال ہوتی ہے۔

آیئے، لکھیں۔

* آج تک کے معتمدِ اعلیٰ کے نام لکھیے۔
* معتمدِ اعلیٰ بڑی طاقتوں کے شہری ہوں، ایسی پابندی کیوں ہے؟
* کن ممالک کے شہریوں کو معتمدِ اعلیٰ کے عہدے کے لیے ترجیح دی جاتی ہے؟
* فی الوقت معتمدِ اعلیٰ کون ہے اور ان کا تعلق کس ملک سے ہے؟

ذمہ داریاں

۱۔ موسموں کی تبدیلی، حقوقِ انسانی اور ترکِ اسلحہ جیسے بین الاقوامی مسائل پر اجلاس طلب کرنا۔

۲۔ اجلاسِ عام اور سلامتی کونسل کی میٹنگیں طلب کرنا۔

۳۔ معلومات جمع کرنا۔

۴۔ ذرائع ابلاغ کو معلومات مہیا کرنا۔

بین الاقوامی عدالت

اقوامِ متحدہ کی عدالتی شاخ کو 'بین الاقوامی عدالت' کہا جاتا ہے۔ نیدرلینڈ کے شہر 'دی ہیگ' میں یہ عدالت واقع ہے۔ اس عدالت میں کل پندرہ جج ہوتے ہیں اور ان کا انتخاب سلامتی کونسل اور اجلاسِ عام کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہر جج کی میعاد نو (۹) سال ہوتی ہے۔

ذمہ داریاں

۱۔ اقوامِ متحدہ کے دو یا اس سے زائد رکن ممالک کے درمیان تنازعات حل کرنا۔

۲۔ بین الاقوامی قوانین کا مناسب مفہوم متعین کرنا۔

۳۔ اقوامِ متحدہ سے منسلک مختلف شاخوں اور ذیلی اداروں کو درپیش قانونی مسائل پر رائے دینا۔

بین الاقوامی فوجداری عدالت :

بین الاقوامی فوجداری عدالت یہ بین حکومتی ادارہ اور بین الاقوامی عدالت ہے۔اس کا صدر دفتر نیدرلینڈ کے شہر 'دی ہیگ' میں ہے۔نسل کُشی، جنگی جرائم اور انسانیت مخالف جرائم جو بین الاقوامی سطح پر عوام کے لیے دردِ سر بنے ہوتے ہیں، ان جرائم کے مرتکب مجرموں کے جرائم کی تحقیق و تفتیش کرنا اور مقدمے چلانا اس عدالت کی ذمہ داری ہے۔

تولیتی کونسل

دوسری جنگِ عظیم کے بعد جو ممالک یا نو آبادیات غیر ترقی یافتہ تھے ان کی ترقی کی ذمہ داری چند ترقی یافتہ ممالک کو سونپی گئی۔ ان غیر مستحکم ملکوں کو ملک کی ترقی میں مدد کرنا، انھیں آزادی دلانے کے لیے کوشش کرنا اور وہاں جمہوریت قائم کرنے میں تعاون دینا متوقع تھا اور یہ ذمہ داریاں تولیتی کونسل کو سونپی گئی تھیں۔ تولیتی کونسل کو اب برخاست کر دیا گیا ہے۔

یکم نومبر ۱۹۹۴ء کو ملک پلاؤ کو آزادی ملنے کے بعد تولیتی کونسل کا خاتمہ ہوگیا۔ پلاؤ بحرالکاہل میں فلپائنس ملک سے ۵۰۰ میٹر مشرق میں واقع ایک جزیرہ ہے۔

نئے ہزارے کے ترقیاتی مقاصد

اقوامِ متحدہ کے رکن ممالک نے ۲۰۰۰ء میں ایک جگہ جمع ہوکر نئے ہزارے کے ترقیاتی مقاصد طے کیے۔ ان مقاصد میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

- غریبی اور بھکمری کا خاتمہ کرنا۔
- بنیادی تعلیم کی سہولیات مہیا کرنا۔
- خواتین کو خود کفیل بنانا، کم سن بچوں کی شرحِ اموات کو کم کرنا۔
- حاملہ خواتین کی صحت اور تندرستی کا خصوصی خیال رکھنا۔
- ایڈز، ملیریا جیسے امراض کا مقابلہ کرنا۔
- ماحولیات کا تحفظ اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں باہمی تعاون کو فروغ دینا۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے ایک میعاد بھی طے کی گئی ہے۔

یونیسیف اور یونیسکو کی مدد سے بھارت نے ان مقاصد کے حصول میں قابلِ ذکر کامیابی حاصل کی ہے۔

اقوامِ متحدہ کا مالیاتی فنڈ برائے اطفال یعنی یونیسیف (UNICEF) اقوامِ متحدہ کا ذیلی ادارہ ہے۔ بچوں کو غذائیت اور طبّی سہولیات پہنچانے کا کام یونیسیف کرتا ہے۔ یونیسیف کے تعاون سے بھارت میں بچوں کے تغذیاتی مسائل پر مختلف کارگاہوں (workshops) کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کا یونیسکو (UNESCO) نامی ذیلی ادارہ تعلیم، سائنس اور تہذیب و ثقافت کے درمیان معاونت کے ذریعے دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لیے کوشاں رہا ہے۔

اقوامِ متحدہ اور تحفّظِ امن

بین الاقوامی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنا اقوامِ متحدہ کے خاص مقاصد میں سے ایک ہے۔ اقوامِ متحدہ کے منشور میں بین الاقوامی تنازعات کو حل کرنے کے طریقوں کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ جن ممالک کے درمیان تنازعے ہوں ان کی مرضی کا ثالث طے کرنا، منصفانہ طریقہ اختیار کرنا، تنازعے کے حل کے لیے منصف مقرر کرنا یا ضرورت پڑنے پر فوجی کارروائی کرنا اور دوبارہ تنازعہ رونما نہ ہو اس کا خیال رکھنا وغیرہ اس کے منشور میں شامل ہیں۔ جدید عہد میں انتہا پسندی، نسلی اور مذہبی رسہ کشی کی وجہ سے انسانی تحفظ کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے اقوامِ متحدہ کے امنِ عالم کے تحفّظ کی ذمہ داری کو زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ جنگ زدہ علاقہ دوبارہ تشدد کا شکار نہ ہو اور جلد سے جلد حالات معمول پر آجائیں اس کے لیے اقوامِ متحدہ ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ مثلاً اسکولیں شروع کرنا، عوام میں انسانی حقوق کے متعلق بیداری پیدا کرنا، سماجی، معاشی اور سیاسی سہولیات مہیا کرانا، انتخابات منعقد کرانا وغیرہ۔

* استاد کی مدد سے یوگوسلاویہ، نامِبیا، کمبوڈیا، صومالیہ، ہیتی، تھائی لینڈ وغیرہ ممالک میں اقوامِ متحدہ کے ذریعے چلائی گئی تحفظِ امن مہم کی معلومات حاصل کیجیے۔
* اقوامِ متحدہ کی امن فوج میں اپنے فوجی جوان بھیجنے میں کون سے ممالک پیش پیش ہیں؟ ان کی فہرست بنائیے۔

ہندوستانی امن فوجی

اقوامِ متحدہ کا تحفظِ امن : جنگ زدہ ممالک میں مستقل طور پر امن قائم کرنے کے مقصد سے صحت منداور مثبت ماحول سازی کا کام مختلف سرگرمیوں کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے امن محافظ دستے جنگ زدہ ممالک کو امن کی راہ پر لانے میں مدد کرتے ہیں۔ جنگ زدہ ممالک میں تحفظِ امن کے ساتھ ساتھ سیاسی اور امن وسلامتی کے قیام میں مدد کی جاتی ہے۔ بین الاقوامی امن وسلامتی کی دنیا بھر میں کوششیں اور اسے قائم رکھنے کے لیے اقوامِ متحدہ جو مختلف سرگرمیاں انجام دیتا ہے ان میں تحفظ بھی ایک ہے۔اس عمل میں درج ذیل عوامل بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

* جنگ پر روک لگانا اور ثالث بننا۔
* عملی طور پر امن قائم کرنا۔
* تحفظِ امن کے لیے مختلف طریقوں پر عمل کرنا۔
* بقائے امن

اقوامِ متحدہ اور بھارت

اقوامِ متحدہ کے قیام سے قبل جو مختلف اجلاس ہوئے ان میں بھارت نے شرکت کی۔ نوآبادیات کی آزادی، ترکِ اسلحہ اور نسلی تفریق جیسے کئی مسائل اقوامِ متحدہ کے سامنے پیش کیے۔ اقوامِ متحدہ میں ۱۹۴۶ء میں نسلی منافرت کا مسئلہ پیش کرنے والا پہلا ملک بھارت تھا۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مسائل کے حل میں بھی بھارت پیش پیش تھا۔ اقوامِ متحدہ کی امن فوج میں بھارت نے ہمیشہ اپنے فوجی جوان روانہ کیے ہیں بلکہ بھارت نے امن فوج میں خاتون فوجی بھی روانہ کیے۔ بین الاقوامی مسائل پُرامن طریقے سے حل کرنے کے لیے بھارت ہمیشہ کوشاں رہا۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ ان میں سے کون سا ملک اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن نہیں ہے؟

(الف) امریکہ (ب) روس

(ج) جرمنی (د) چین

۲۔ بھارت میں بچوں کے تغذیاتی مسائل پر مختلف کارگاہیں منعقد کرنے والی بین الاقوامی تنظیم

(الف) یونیسیف (ب) یونیسکو

(ج) تولیتی کونسل (د) ریڈکراس

۳۔ اقوامِ متحدہ کے موجودہ رکن ممالک کی تعداد

(الف) ۱۹۰ (ب) ۱۹۳

(ج) ۱۹۸ (د) ۱۹۹

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے :

۱۔ اجلاسِ عام عالمی مسائل کے حل کا پلیٹ فارم ہے۔

۲۔ اقوامِ متحدہ میں تمام رکن ممالک کی حیثیت مساوی نہیں ہے۔

۳۔ سلامتی کونسل میں اگر چین مخالفت کرے تو قرارداد پاس ہوسکتی ہے۔

۴۔ اقوامِ متحدہ کے کاموں میں بھارت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

(۳) درج ذیل اصطلاحات (تصوّرات) کی وضاحت لکھیے :

۱۔ حقِ استرداد (ویٹو)

۲۔ یونیسیف

(۴) مختصراً لکھیے۔

۱۔ اقوامِ متحدہ کے قیام کی وجوہات لکھیے۔

۲۔ اقوامِ متحدہ کی امن فوج کی سرگرمیاں تحریر کیجیے۔

۳۔ اقوامِ متحدہ کے مقاصد لکھیے۔

(۵) دی ہوئی ہدایات کے مطابق عمل کیجیے۔

۱۔ اقوامِ متحدہ کی ذیلی شاخوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے والی جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	شاخ	ارکان کی تعداد	ذمہ داری
۱۔	اجلاسِ عام		
۲۔	سلامتی کونسل		
۳۔	بین الاقوامی عدالت		
۴۔	معاشی وسماجی کونسل		

۲۔ اقوامِ متحدہ کے قیام کو زمانی خط پر بالترتیب بتائیے۔

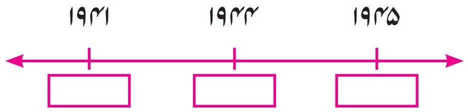

۳۔ اقوامِ متحدہ سے متعلق شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

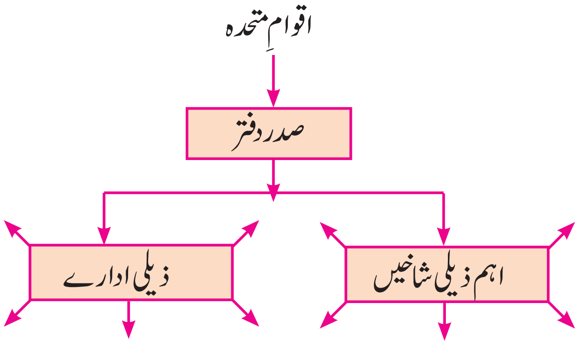

سرگرمی :

۱۔ اقوامِ متحدہ بچوں اور خواتین کی ترقی کے لیے جو سرگرمیاں انجام دیتا ہے اس کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے۔

۲۔ عالمی تنظیمِ صحت کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

۵ بھارت اور دیگر ممالک

آئیے، اعادہ کریں۔

پچھلے سبق میں ہم نے بین الاقوامی ادارے 'اقوامِ متحدہ' اور تحفظِ امن میں اس کے کردار کا مطالعہ کیا۔ ہمیں اس بات کا بھی علم ہوا کہ تحفّظِ امن کی خاطر بھارت نے ہمیشہ اقوامِ متحدہ کا ساتھ دیا ہے۔ اس سبق میں ہم بھارت اور اس کے پڑوسی ممالک کے تعلقات کا معالجاتی جائزہ لیں گے۔ زمینی طور پر بھارت سے کافی دوری پر واقع ممالک کے بھارت کے ساتھ کس طرح کے تعلقات ہیں، اس کا بھی مطالعہ کیا جائے گا۔

آئیے تلاش کریں....

* جنوبی ایشیا کے نقشے کی مدد سے بھارت کی سرحد کن کن ممالک سے متصل ہے، اسے ذہن نشین کیجیے۔
* بھارت کے علاوہ مزید کون سے ممالک کی سرحدیں ایک دوسرے سے متصل ہیں، تلاش کیجیے۔

بھارت اور پڑوسی ممالک

جغرافیائی اور سیاسی اعتبار سے براعظم ایشیا میں بھارت کو اہم مقام حاصل ہے۔ افغانستان، پاکستان، سری لنکا، بنگلہ دیش،

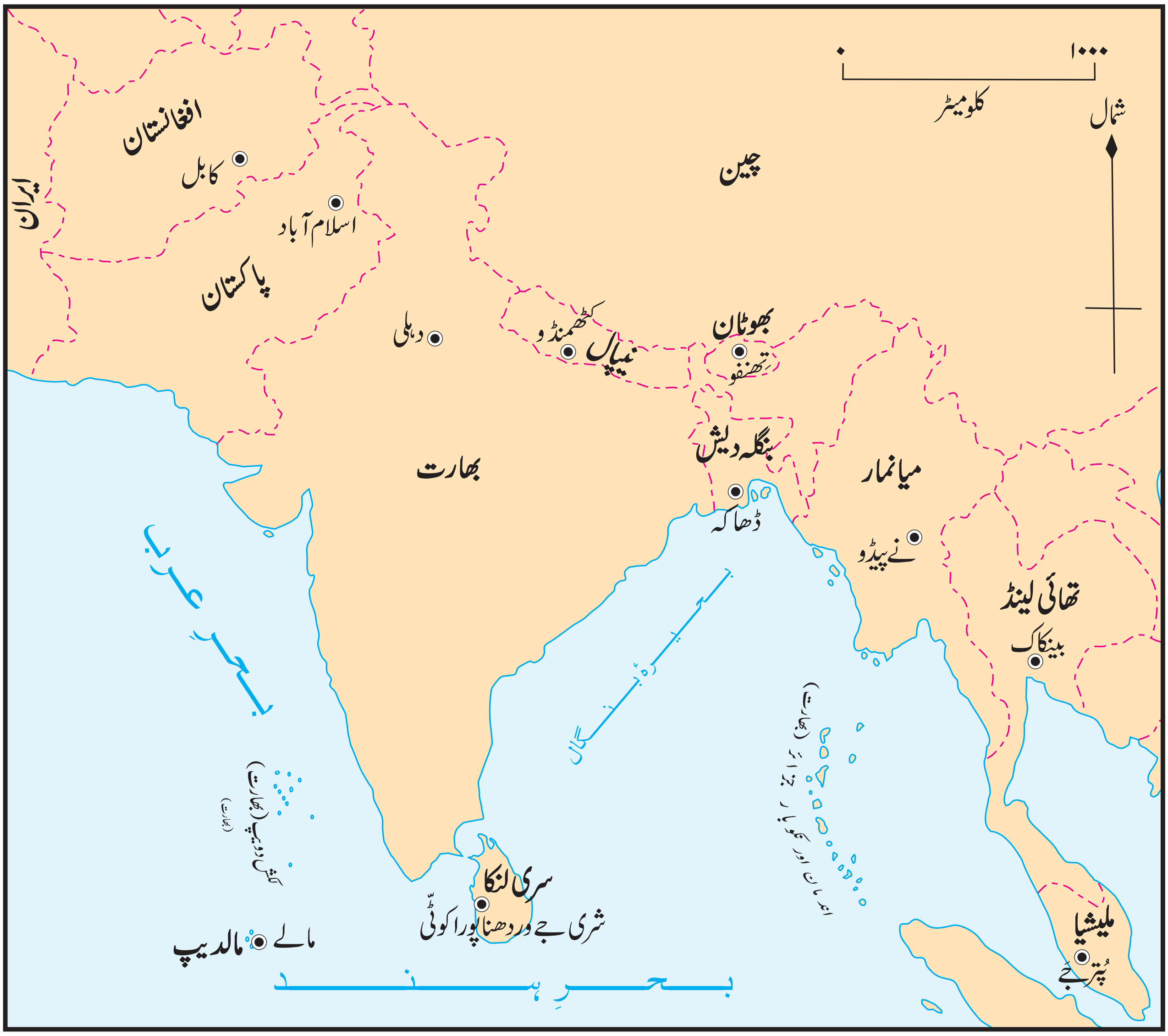

بھارت اور پڑوسی ممالک

میانمار، نیپال، بھوٹان، چین اور مالدیپ جیسے ممالک کا شمار بھارت کے پڑوسی ممالک میں ہوتا ہے۔ مساوات اور ایک دوسرے کے تئیں احترام جیسی اقدار کو بھارت کی خارجہ پالیسی میں اہمیت حاصل ہے۔ ان اقدار کی بنا پر ہی بھارت نے ان ممالک سے تعلقات قائم کیے ہیں۔ رقبے کے لحاظ سے بھارت برِصغیر کا سب سے بڑا ملک ہے۔ اسی طرح معاشی اور ٹکنالوجی کے اعتبار سے بھی بھارت زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اس کی وجہ سے جنوبی ایشیا کے ممالک میں اس کا با اثر ہونا فطری امر ہے۔

بھارت اور پاکستان

۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ہند کے بعد بھارت اور پاکستان کے نام سے دو الگ الگ ملک وجود میں آئے۔

بھارت - پاکستان : بھارت اور پاکستان ان دونوں ملکوں کے تعلقات پر تین مسائل اثر انداز ہیں۔ (۱) عالمی سطح پر دونوں ملکوں کا نظریاتی اختلاف (۲) مسئلۂ کشمیر (۳) جوہری توانائی سے متعلق جدوجہد۔

بھارت اور پاکستان ان دونوں ملکوں کا دنیا کی طرف دیکھنے کا نظریہ مختلف ہے۔ عالمی سطح پر بھارتی نقطۂ نظر پر غور کیا جائے تو بھارت نے سرد جنگ کے دوران عسکری تنظیموں کی مخالفت کی تھی اور بھارت-پاکستان تنازعہ آپس میں سُلجھانے کی کوشش کی۔ ۱۹۷۲ء میں کیا گیا 'شملہ معاہدہ' اسی اُصول پر مبنی تھا۔ اس کے برخلاف پاکستان نے اسلامی دنیا اور چین سے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی اور امریکہ کی فوجی تنظیم میں حصہ لیا۔

بھارت سے تعلقات استوار کرنے میں پاکستان کو کشمیر کا مسئلہ سب سے اہم نظر آتا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں مسئلۂ کشمیر کو لے کر بھارت اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ ہوئی۔ دونوں ملکوں کا تنازعہ مٹانے کے لیے ۱۹۶۶ء میں 'تاشقند معاہدہ' کیا گیا لیکن اس سے کچھ حاصل نہ ہوسکا اور ۱۹۷۱ء کی جنگ اگرچہ بنگلہ دیش کی آزادی کی لڑائی تھی لیکن اس میں بھی کشمیر کا مسئلہ اُٹھایا گیا تھا۔

۱۹۷۲ء میں کیے گئے 'شملہ معاہدہ' میں بھارت اور پاکستان کے مابین لین دین کا ایک نیا خاکہ تشکیل دیا گیا۔ ۱۹۹۹ء میں پاکستان نے بھارت کے کارگل علاقے میں دراندازی کی جس کی وجہ سے لڑائی شروع ہوئی۔ آج بھی کشمیر ہی دونوں ملکوں کے درمیان سب سے بڑا تنازعہ ہے لیکن اب لڑائی کے طریقے بدل گئے ہیں اور اسے ہم انتہا پسندی کا مسئلہ کہہ سکتے ہیں۔

۱۹۹۸ء میں بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں نے جوہری جانچ کی جس کی وجہ سے ان علاقوں کے امن و سلامتی سے متعلق نئے اندیشوں نے سر اُبھارا۔ کئی ممالک کو محسوس ہوتا ہے کہ ان دونوں ممالک کے درمیان جوہری مقابلہ آرائی نہ ہو۔ بھارت اور پاکستان کے تعلقات کے درمیان ایک اور رکاوٹ 'سر کریک علاقے' کی سرحد کا مسئلہ ہے۔

دونوں ممالک نے ایک دوسرے سے گفت وشنید کرنے کی کوششیں کیں لیکن پاکستان جس طرح سے بھارت میں انتہا پسندانہ کارروائیوں کو بڑھاوا دے رہا ہے اس کے سبب گفت وشنید کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔

بھارت - چین : بھارت اور چین ان دو ملکوں کا تنازعہ بھی دو مسائل سے تعلق رکھتا ہے (۱) سرحد (۲) تبت کی حیثیت۔ بھارت اور چین کے درمیان سرحد کا تنازعہ 'اَکسائی چین اور میک موہن لائن' علاقوں سے تعلق رکھتا ہے۔ چین کا دعویٰ ہے کہ اَکسائی چین اور میک موہن لائن کے جنوب کا علاقہ (اروناچل پردیش) چین کا زمینی حصہ ہے۔ میک موہن لائن بین الاقوامی سرحد ہے جسے چین تسلیم نہیں کرتا۔ اس سرحدی تنازعے کو گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کی کوششیں بھارت نے کیں لیکن اسے کامیابی نہیں ملی۔ ۱۹۶۲ء میں چین نے بھارت پر حملہ کیا۔

تبت عرصۂ دراز سے ایک آزاد علاقہ تھا لیکن چین کی بڑھتی ہوئی فوجی کارروائیوں کو دیکھ کر تبت کے دلائی لاما نے بھارت میں سیاسی پناہ حاصل کی۔ یہ بات دونوں ملکوں کے درمیان تنازعے کا سبب بنی۔

چین اور پاکستان کی دوستی، چین کی جانب سے پاکستان کو دیا جانے والا اسلحہ، میزائل اور جوہری ٹکنالوجی کے لیے چین کی پاکستان کو دی جانے والی امداد کی وجہ سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ اسی طرح بھارت کے دیگر پڑوسی ممالک سے چین کے دوستانہ تعلقات اور ان ممالک میں چین کے بڑھتے اثرات بھی بھارت کے لیے تشویشناک اُمور ہیں۔ اس کے باوجود بھارت نے چین سے دوستانہ تعلقات کی ہمیشہ کوششیں کیں۔ ان دونوں ملکوں کی سرحد کا تنازعہ گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کے لیے مشترکہ کارگزار گروپ بنایا گیا ہے۔ بھارت اور چین دونوں ملکوں کی معاشی ترقی کی رفتار میں تیزی آنے کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں مضبوطی پیدا ہونا شروع ہوئی۔ معاشی اور تجارتی تعلقات میں بہتری اور روس، چین اور بھارت میں گفت وشنید کی وجہ سے رفتہ رفتہ ان تعلقات میں مثبت تبدیلی آ رہی ہے۔ سرحدی تنازعہ اگرچہ حل نہ ہوسکا لیکن کچھ عرصے کے لیے پسِ پشت چلا گیا اور دیگر شعبوں کے تعلقات کو اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔

بھارت اور دیگر پڑوسی ممالک

افغانستان : افغانستان میں بڑے پیمانے پر عدم استحکام پایا جاتا ہے جس کے لیے طالبان نامی شدت پسند تنظیم ذمہ دار ہے۔ افغانستان میں امن قائم کرنے، حالات پر قابو پانے، ملکی سلامتی، سیاسی استحکام اور جمہوری حکومت بنانے میں مدد کرنا اور انتہا پسندانہ کارروائیوں کی بیخ کنی کے لیے بھارت نے افغانستان کو تعاون دیا ہے۔ جنگوں میں تباہ ہونے والے نقل وحمل کے ذرائع، راستوں کی تعمیر، سائنس اور ٹکنالوجی کے شعبوں میں تعاون، اسکول، طبّی امداد، آب رسانی جیسے اُمور میں افغانستان کی مدد کی جا رہی ہے۔

بنگلہ دیش : موجودہ بنگلہ دیش پہلے مشرقی پاکستان کہلاتا تھا۔ پاکستان بناتے وقت پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا؛ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ مشرقی پاکستان والوں کی زبان اور بولی موجودہ پاکستان سے بالکل الگ تھی اور سیاسی اختلافات بھی پائے جاتے تھے جس کی وجہ سے بنگلہ دیش کی آزادی کی تحریک نے جنم لیا۔ اس تحریک نے بنگلہ دیش کو پاکستانی قبضے سے آزادی دلائی۔ بنگلہ دیش مکتی سنگرام میں بھارت نے بنگلہ دیش کی مدد کی۔ ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش آزاد ہوا۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان پانی اور سرحد سے متعلق معاہدے ہوئے۔ ان ممالک کے آپسی تنازعات کے خاتمے کے بعد تجارتی تعلقات کافی مستحکم ہوتے جا رہے ہیں۔

سری لنکا : پڑوسی ملک سری لنکا سے بھارت کے دوستانہ تعلقات ہیں۔ سری لنکا کے تمل لوگ اور سری لنکا کی سرکار کے مابین تنازعے کے سبب ۱۹۸۵ء کے بعد سری لنکا میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہوگیا تھا۔ اس وقت سری لنکا کی حکومت کے تعاون کے لیے بھارت نے امن فوج روانہ کی تھی۔ سمندری علاقے میں حفاظت کے نقطۂ نظر سے سری لنکا کے ساتھ دوستانہ تعلقات اہمیت کے حامل ہیں۔

نیپال : نیپال اور بھوٹان چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرے ہوئے ملک ہیں۔ ان کی سرحدیں بھارت اور چین سے ملی ہوئی ہیں۔ بھارت اور نیپال کے دوستانہ تعلقات کی بنیاد ۱۹۵۰ء میں بھارت - نیپال معاہدے کے ذریعے رکھی گئی۔ اس معاہدے کی رو سے نیپال کے شہریوں کو بھارت میں داخلے کے ساتھ ساتھ نوکری اور تجارت کی بھی آزادی دی گئی۔ نیپال میں شاہی حکومت ہوا کرتی تھی۔ ۱۹۹۰ء میں نیپال نے جمہوریت کی سمت پیش رفت کی۔ معاشی ترقی، بنیادی سہولیات، غذائی اشیا، تجارت اور بجلی کے لیے نیپال بھارت پر منحصر ہے۔ نیپال میں ۲۰۱۵ء میں زبردست زلزلے کے وقت بھارت نے نیپال کی مدد کی تھی۔

بھوٹان : بھوٹان کی حفاظت کی ذمہ داری بھارت کے کندھوں پر ہے۔ بھوٹان میں کثیر تعداد میں آبی ذخائر موجود ہیں۔ بجلی کی پیداوار کے لیے ان ذخائر کو استعمال کرنے میں بھارت نے بھوٹان کی مدد کی ہے۔

میانمار : میانمار بھارت کے مشرقی جانب واقع جنوب

مشرقی ایشیائی ممالک کو بھارت سے جوڑنے والا دروازہ کہلاتا ہے۔ اس علاقے میں بری اور بحری راستوں کی ترقی کی وجہ سے جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا ایک دوسرے سے جڑ جائیں گے اور علاقے میں تجارت اور معاشی لین دین میں اضافہ ہوگا۔ میانمار سے بھارت قدرتی گیس بھی برآمد کرسکے گا۔

مالدیپ : بھارت اور مالدیپ کے تعلقات ابتدا سے ہی دوستانہ رہے ہیں۔ بھارت کے جنوب میں واقع یہ چھوٹا سا ملک کئی وجوہات کی بنا پر بھارت پر انحصار کرتا ہے۔ 1981ء سے ان دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات استوار ہوئے۔ بنیادی شعبوں کی ترقی، حفظانِ صحت، نقل و حمل جیسے کئی شعبوں میں بھارت نے مالدیپ کی معاشی مدد کی ہے۔ ۲۰۰۶ء کے بعد سرحدی حفاظت کے لیے بھی بھارت نے اپنا تعاون پیش کیا اور اس ملک کے حفاظتی انتظامات کو مضبوط بنایا۔ خلائی تعاون، تاریخی ورثے کی حفاظت، سیاحت جیسے شعبوں میں ان دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ ہوا ہے۔ نیز انتہا پسندی جیسے مسئلے کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی مدد کرنا طے پایا ہے۔

بھارت اور امریکہ

بھارت اور امریکہ جمہوری نظام والی دو بڑی طاقتیں ہیں۔ امریکہ شروع ہی سے بھارت کا اہم تجارتی حصے دار رہا ہے۔ بھارت کے بے شمار افراد تعلیم اور ملازمت کی خاطر امریکہ کا سفر کرتے ہیں۔ ان غیر مقیم بھارتیوں کی وجہ سے امریکہ اور بھارت کے درمیان سماجی، معاشی اور تہذیبی و ثقافتی تعلقات مضبوط ہوتے رہے ہیں۔ سرد جنگ کے بعد بھارت اور امریکہ کے مابین سلامتی سے متعلق روابط میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ بھارت کے آزادانہ معاشی نظام کے اُصول پر عمل کرنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ

کیا آپ جانتے ہیں؟

میانمار اور آنگ سی کیو : میانمار میں فوجی حکومت کے خلاف طویل جنگ لڑ کر عوامی حکومت قائم کرنے کا سہرا آنگ سی کیو کے سر بندھتا ہے۔ انھیں امن کا نوبیل انعام بھی مل چکا ہے۔

جنوب ایشیائی امدادِ باہمی تنظیم - سارک

جنوب ایشیائی ممالک نے ۱۹۸۵ء میں 'سارک' نامی تنظیم قائم کی ہے۔ جنوب ایشیائی ممالک میں معاشی تعاون کو فروغ دینا اور اس کے ذریعے جنوب ایشیائی ممالک کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھنا اس تنظیم کا مقصد ہے۔ تمام جنوب ایشیائی ممالک کو یکجا ہوکر اپنے حقوق اور مسائل پر بحث کرنے کے لیے تیار کیا گیا پلیٹ فارم سارک ہے۔ افلاس کا خاتمہ، زرعی ترقی اور ٹکنالوجی کا انقلاب یہ تمام جنوب ایشیائی ممالک کے مساوی مقاصد ہیں۔ ان ممالک کو ایک دوسرے کے ساتھ تجارت کرنے میں آسانی پیدا کرنے کے مقصد سے سارک کے ذریعے کچھ اہم معاہدے کیے گئے جن کی رو سے تمام جنوبی ایشیائی ممالک کے لیے ایک آزاد تجارتی علاقہ تیار کرنا طے پایا۔ ان ممالک کی ترقی کے لیے جنوب ایشیائی عالمی کالج اور جنوب ایشیائی 'آزاد تجارتی علاقہ' جیسے معاہدے عمل میں آئے۔

* سارک تنظیم کے قیام کا مقصد بیان کیجیے۔
* آج کل کتنے ممالک 'سارک' کے رکن ہیں؟ معلوم کیجیے۔
* جنوب ایشیائی ممالک کے مساوی مقاصد بیان کیجیے۔

بھارت میں معاشی ترقی کی رفتار تیزی سے بڑھنے لگی اور ان دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات کو مزید تقویت پہنچی۔

۱۹۹۸ء میں بھارت نے جوہری جانچ کی جس کی وجہ سے بھارت - امریکہ تعلقات میں کچھ عرصے کے لیے تناؤ پیدا ہوا۔ اس کے بعد تعلقات کو خوش گوار بنانے کے لیے دونوں ملکوں میں گفت و شنید کے کئی مراحل طے ہوئے۔ اس گفت وشنید کے بعد امریکہ کو بھارت کی اس بات پر یقین آ گیا کہ بھارت جوہری توانائی کا استعمال پوری ذمہ داری سے کرے گا۔ بعدازاں بھارت - امریکہ تعلقات میں مثبت تبدیلیاں آنا شروع ہوئیں۔ ۲۰۰۵ء میں سلامتی سے متعلق کیا ہوا معاہدہ اور ۲۰۰۸ء میں کیا ہوا جوہری تعاون معاہدہ ان دونوں ملکوں کے تعلقات کے اہم مرحلے ہیں۔ گزشتہ پانچ برسوں میں بھارت اور امریکہ کے درمیان تمام شعبوں میں باہمی تعاون کے تعلقات پیدا ہوئے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

۲۰۰۵ء میں بھارت اور امریکہ کے درمیان شہری جوہری تعاون کے معاہدے کو بھارت کے سابق وزیرِ اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ اور امریکہ کے صدر جارج بش نے منظوری دی۔ ۲۰۰۸ء میں بین الاقوامی جوہری کمیشن نے اس منصوبے کو منظوری دی۔ اس معاہدے کی رو سے بھارت کے لیے دیگر ممالک سے جوہری ٹکنالوجی حاصل کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔

بھارت اور روس : بھارت اور سوویت یونین یعنی موجودہ روس کے تعلقات شروع سے ہی دوستانہ تھے۔ سرد جنگ کے زمانے (۱۹۷۱ء) میں ان کے درمیان دوستی کا معاہدہ ہوا جس سے سلامتی، معاشی اور ٹکنالوجی سے متعلق باہمی تعاون قائم ہوا۔ سوویت یونین نے بڑے پیمانے پر بھارت کو معاشی اور فوجی امداد فراہم کی۔

سوویت یونین کی تقسیم کے بعد بھارت نے روس سے تعلقات بڑھانے کی کوشش شروع کی۔ ابتدائی دور میں روس کے سیاسی حالات اور معاشی بدحالی کی وجہ سے تعلقات میں کوئی خاص بہتری نہیں آ سکی۔ ۱۹۹۶ء کے بعد بھارت اور روس کے درمیان آہستہ آہستہ تعلقات مضبوط ہونے لگے۔ اسلحہ سازی، معدنی تیل کی پیداوار کے شعبوں میں بھارت اور روس نے مشترکہ منصوبے بنائے۔

بھارت اور یورپی ممالک

یورپی ممالک اور بھارت میں تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ خاص طور پر جرمنی اور فرانس بھارت میں ٹکنالوجی کے میدان میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بھارت کو اسلحہ سازی کی تکنیک بھی یورپی ممالک سے ملتی ہے۔ انجینئرنگ اور اطلاعاتی ٹکنالوجی کے شعبوں میں بھارت سب سے بڑا برآمدی ملک ہے۔ غیر پابند تجارت کو فروغ دینا دونوں کا خاص مقصد ہے۔ اس کے علاوہ بھارت اور یورپی ممالک کئی امور میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں۔ موسموں کی تبدیلی، صاف توانائی، دفاعی اسلحہ سازی، سائبر تحفّظ، تحقیق، ریلوے انتظامیہ، قدرتی آفات کے حسنِ انتظام، ہوائی تحفّظ، انتہا پسندی وغیرہ کے متعلق کئی معاہدے کیے گئے۔ بھارت کی ترقی کے نقطۂ نظر سے یہ تعاون نہایت اہم ہے۔

آیئے، تلاش کریں۔

* یورپی یونین کا قیام کب عمل میں آیا؟
* یورپی بازار اور یورپی کرنسی کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔

بھارت اور براعظم افریقہ

بھارت اور براعظم افریقہ کے مابین تعاون کے لیے بھارت نے خصوصی طور پر کچھ اہم اقدامات کیے ہیں۔ افریقہ سے قریبی

تعلقات فریقین کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ افریقہ کے کئی ممالک برق رفتاری سے معاشی ترقی کر رہے ہیں۔ افریقہ میں نوجوان طبقے کی ترقی کے لیے مدد کرنے کا عندیہ بھارت نے ظاہر کیا ہے۔ تعلیم، ہنرمندی، حفظانِ صحت، سائنس اور ٹکنالوجی، زراعت، سیاحت جیسے کئی شعبوں کے ترقیاتی کاموں میں امداد کے لیے بھارت نے رضا کارانہ طور پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ بھارت میں بجلی کی قلّت کو افریقہ کے ممالک مصر، نائیجیریا، انگولا، سوڈان وغیرہ پورا کر سکتے ہیں۔ تجارتی تعلقات بڑھانے کے لیے بھی بھارت کوشاں ہے۔

۲۰۱۵ء میں ہوئے بھارت - افریقہ چوٹی اجلاس میں افریقہ کے تمام ۵۴ ممالک کے نمائندے موجود تھے۔ اس اجلاس میں کئی عالمی مسائل پر بحث کی گئی مثلاً موسموں کی تبدیلی، انتہا پسندی، سمندری قزاقی وغیرہ۔

بھارت اور اِنڈو - پیسفک

اِنڈو - پیسفک علاقے میں خاص طور پر جاپان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کا شمار ہوتا ہے۔ ان تمام ممالک کے ساتھ بھارت کے معاشی اور تجارتی تعلقات کافی مستحکم ہیں۔ بھارت کی کئی کمپنیوں میں ان ممالک نے سرمایہ کاری کی ہے۔ بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان سماجی تحفّظ، مجرموں کا تبادلہ، منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف مہم، سیاحت اور ثقافتی شعبوں میں مختلف معاہدے کیے گئے ۔ اسی طرح بنیادی ضروریات، معاشی تعاون، تحفّظ، اطلاعاتی ٹکنالوجی، جوہری توانائی، ریلوے جیسے کئی شعبوں میں مزید ترقی کے لیے جاپان بھارت کی مدد کرتا ہے۔ بھارت کو بحری سرحدی علاقوں کی ترقی اور تحفّظ کے لیے معاشی اور تکنیکی مدد دینے کے لیے جاپان راضی ہوگیا ہے۔ دونوں ملکوں کے ساحلی حفاظتی دستوں اور بحری افواج کی مشترکہ مشق ہوتی رہتی ہے۔

بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا

انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور، فلپائن، تھائی لینڈ، میانمار، ویتنام، لاؤس، کمبوڈیا اور برونئی جیسے جنوب مشرقی ایشیائی ممالک سے بھارت کے تعلقات ابتدا سے ہی اچھے ہیں۔ ۱۹۹۱ء کے بعد بھارت نے معاشی پالیسی میں تبدیلی کے ذریعے آزادانہ معاشی پالیسی اختیار کی۔ اس کے بعد جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں استحکام پیدا ہوا۔ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے کی یہ پالیسی 'مشرق کی طرف دیکھیے' (Look East) کے نام سے جانی جاتی ہے۔ ۲۰۱۴ء کے بعد اس پالیسی پر باقاعدہ عمل کیا گیا۔ فی الوقت یہ پالیسی 'مشرق کے تئیں عملی پیش رفت' (Act East) کے نام سے جانی جاتی ہے۔

بھارت اور مغربی ایشیا : مغربی ایشیا کے ممالک خاص طور پر تیل اور قدرتی گیسوں سے مالا مال ہیں۔ بھارت کے مغربی ایشیائی ممالک سے روایتی تعلقات ہیں اور بھارت ان سے ملنے والے تیل پر انحصار کرتا ہے۔ بھارت ایران، بحرین، کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات جیسے ممالک سے تیل برآمد کرتا ہے۔ زراعت کے لیے جدید ٹکنالوجی اسے اسرائیل سے ملتی ہے۔ اسی طرح ملکی دفاع کے لیے جدید ترین اسلحہ بھی اسرائیل سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ملازمت اور کاروبار کے سلسلے میں کئی ہندوستانی ان ممالک میں مقیم ہیں۔ ملک کی معاشی ترقی میں ان غیر مقیم بھارتیوں کا اہم کردار ہے۔

تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات رکھنا اور اپنے ساتھ ساتھ دیگر ممالک کی ترقی کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کرنا بھارت کی خارجہ پالیسی کا اہم جز ہے۔

اس سبق میں ہم نے بھارت اور دنیا کے اہم ممالک کے تعلقات کا مختصر جائزہ لیا ہے۔ اگلے سبق میں ہم کچھ اہم بین الاقوامی مسائل کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) یل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ بھارت کے ساتھ بین الاقوامی سرحد کھلی رکھنے والا ملک

(الف) پاکستان　　(ب) بنگلہ دیش

(ج) نیپال　　(د) بھوٹان

۲۔ بھارت سے تناؤ بنائے رکھنے والے ممالک

(الف) پاکستان اور چین　　(ب) نیپال اور بھوٹان

(ج) میانمار اور مالدیپ　　(د) افغانستان و امریکہ

۳۔ بھارت اور پاکستان کے تعلقات پر اثر انداز ہونے والے عوامل

(الف) دونوں ممالک کا عالمی سطح پر نظریے میں اختلاف

(ب) کشمیر کا مسئلہ

(ج) جوہری تنازعات

(د) اوپر کے تمام تنازعات

(۲) درج ذیل جملے صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ بیان کیجیے۔

۱۔ جنوب ایشیائی ممالک میں بھارت کا مقام نہایت اہم ہے۔

۲۔ بھارت اور چین کے تعلقات دوستانہ ہیں۔

۳۔ سری لنکا حکومت کی مدد کے لیے بھارت نے امن فوج روانہ کی۔

(۳) دی ہوئی ہدایات کے مطابق عمل کیجیے۔

جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	معاہدہ/ لین دین	متعلقہ ممالک
۱۔	....	بھارت - پاکستان
۲۔	میک موہن لائن	....
۳۔	....	بھارت - بنگلہ دیش
۴۔	قدرتی گیس کی برآمدی	....
۵۔	....	بھارت - امریکہ
۶۔	بنیادی ترقی، نقل و حمل، طب وصحت	....
۷۔	....	بھارت - افریقہ

(۴) نوٹ لکھیے۔

۱۔ شملہ معاہدہ

۲۔ بھارت - نیپال دوستی معاہدہ

۳۔ میک موہن لائن

۴۔ بھارت - افغانستان تعلقات

(۵) مختصراً لکھیے۔

۱۔ بھارت اور امریکہ کے درمیان دوستانہ تعلقات کا پس منظر لکھیے۔

۲۔ پڑوسی ممالک میں جمہوری حکومت قائم کرنے کے لیے بھارت کے ذریعے کی گئی کوششیں، مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

۳۔ جنوب ایشیائی امدادِ باہمی تنظیم کی ذمہ داریاں تحریر کیجیے۔

(٦) اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

۱۔ بھارت - پاکستان تناؤ کم کرنے کے لیے اپنی رائے پیش کیجیے۔

۲۔ پڑوسی ممالک سے تعلقات میں تناؤ ہونے کی بنیاد پر ترقی میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں، اگر آپ اس خیال سے متفق ہیں تو وضاحت کیجیے۔

۳۔ بھارت - امریکہ کے گہرے تعلقات بھارت کی معاشی ترقی میں مددگار ہیں۔ اگر آپ اس سے متفق ہیں تو وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

سرگرمی :

۱۔ صدرِ جمہوریہ اور وزیر اعظم کے بیرونی ممالک کے دوروں کی معلومات جمع کیجیے۔

۲۔ مختلف ممالک کے 'یوتھ ایکسچینج' پروگرام کی معلومات حاصل کیجیے۔

٦ بین الاقوامی مسائل

آئیے، اعادہ کریں۔

گزشتہ اسباق میں ہم نے بین الاقوامی نظام میں مقتدر ممالک، بھارت کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات، بھارت کا دفاعی نظام وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے۔ نیز اقوامِ متحدہ اور بین الاقوامی اداروں کے اغراض و مقاصد کا مطالعہ کیا۔ اس سبق میں ہم چند اہم بین الاقوامی مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ کچھ مسائل صرف کسی ایک ملک کے نہ ہوتے ہوئے کئی ممالک پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ سبھی ممالک سے متعلق ہوتے ہیں۔ پوری دنیا کو اندیشوں میں گرفتار کرنے والے ان مسائل کو 'بین الاقوامی مسائل' کہتے ہیں۔ بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے لیے تمام ممالک کی جانب سے مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سبق کے ذریعے حقوقِ انسانی، ماحولیات اور انتہا پسندی جیسے مسائل کا مطالعہ کیا جائے گا۔ پناہ گزینوں کا مسئلہ بھی اب بین الاقوامی روپ اختیار کر رہا ہے۔ اس سبق میں اس کا بھی احاطہ کیا جائے گا۔

انسانی حقوق : انسانی حقوق کا تصوّر قدرتی حقوق کے تصوّر سے ہی عبارت ہے۔ انسان کو پیدائشی طور پر جو حقوق حاصل ہیں انھیں 'قدرتی حقوق' کہا جاتا ہے۔ بحیثیت انسان سماج کا ایک حصہ بن کر رہنے اور زندگی گزارنے کے لیے ہمیں جو ضروری حقوق حاصل ہیں وہ 'انسانی حقوق' کہلاتے ہیں۔ امریکہ اور فرانس کے انقلاب کے وقت آزادی، مساوات، بھائی چارہ، انصاف اور انسانی حقوق کو فروغ دیا گیا۔ یہ خیال جڑ پکڑتا گیا کہ ان حقوق کے حصول اور استعمال کے لیے جمہوری حکومت ضروری ہے۔ اس کے بعد یورپ کے کئی ممالک نے جمہوری طرزِ حکومت اور دستور کو قبول کیا جس کی وجہ سے حکومت کے اختیارات محدود ہو گئے۔ شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرنا حکومتوں کی اہم ذمہ داری قرار دی گئی۔

بین الاقوامی معاملات میں انسانی حقوق کے تصوّر کا

آغاز : اقوامِ متحدہ کے قیام کے بعد انسانی حقوق کا منشور مرتب کیا گیا۔ ۱۰ ردسمبر ۱۹۴۸ء کو اقوامِ متحدہ کے اجلاسِ عام میں اکثریتِ رائے سے اسے منظوری دی گئی۔ ۱۹۶۶ء میں شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ اور معاشی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے لیے معاہدہ ان دو معاہدوں کو اقوامِ متحدہ کے اجلاسِ عام میں منظوری دی گئی۔ یہ دونوں معاہدے بین الاقوامی قوانین کا حصہ ہیں اور اس پر عمل کرنا رکن ممالک پر لازمی ہے۔

> انسانی حقوق میں زندہ رہنے کا حق، روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور حفظانِ صحت جیسے اہم حقوق شامل ہیں۔ یہ حقوق بنیادی نوعیت کے ہوتے ہیں اور عوام کو ان حقوق کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

سرد جنگ کے زمانے میں اقوامِ متحدہ کے اجلاسِ عام میں انسانی حقوق کا مسئلہ کئی مرتبہ پیش کیا گیا۔ افریقہ میں طبقاتی تقسیم انسانی حقوق کے منافی ہے اس لیے تفریق کرنے والے ممالک کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نوآبادیات کی آزادی، جمہوری حکومت کی طرف جھکاؤ اس کی مثالیں ہیں۔

دورِ جدید میں نسلی امتیاز، سرحدی تنازعات اور انتہا پسندی جیسے مسائل سے انسانی حقوق کو بڑے پیمانے پر خطرات لاحق ہیں۔ اس کے علاوہ کئی عالمی مسائل مثلاً وبائی امراض، ماحولیات کو درپیش خطرہ، قدرتی آفات وغیرہ کی وجہ سے انسانی حقوق کا مفہوم اور وسیع ہو گیا ہے۔ ماحولیات کا تحفّظ اور ہمہ جہت ترقی کا بھی شمار انسانی حقوق میں ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

انسانی حقوق کے منشور میں کل ۳۰/دفعات ہیں۔ اس منشور میں شہری آزادی سے متعلق دفعہ کے ساتھ ساتھ روزگار کا حق، یکساں کام یکساں تنخواہ کا حق جیسے معاشی حقوق بھی شامل ہیں۔ تمام رکن ممالک اپنے شہریوں کو یہ حقوق دیں اس بات کی اُمید منشور میں ظاہر کی گئی ہے۔ انسانی حقوق کے منشور کی طرز پر ۲۰/نومبر ۱۹۵۹ء کو حقوق برائے اطفال کا منشور بھی پیش کیا گیا۔

انسانی حقوق اور بھارت : دستورِ ہند میں انسانی حقوق کو بنیادی حقوق کا مقام دیا گیا ہے۔ دستور میں درج بنیادی حقوق کے ساتھ ساتھ کمزور طبقات، خواتین اور اقلیتوں کے تحفّظ کی ذمہ داری بھی حکومت کے کندھوں پر ہے۔ ۱۹۹۳ء میں انسانی حقوق کے تحفّظ کا قانون منظور کیا گیا۔ اس قانون کے تحت 'قومی انسانی حقوق کمیشن' اور 'ریاستی انسانی حقوق کمیشن' قائم کیے گئے۔ انسانی حقوق کی پامالی پر اس سے متعلق شکایت درج کرنا اور مناسب کارروائی کرنا حقوق انسانی کمیشن کی ذمہ داری ہے۔

بتائیے تو بھلا!

فی الوقت بھارتی انسانی حقوق کمیشن کے صدر کون ہیں؟

ماحولیات

فی زمانہ انسانی حقوق کا مفہوم نہایت وسیع ہو چکا ہے اور مانا جاتا ہے کہ محفوظ ماحول بھی ایک اہم انسانی حق ہے۔ ۱۹۷۰ء میں بین الاقوامی سطح پر ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت و ضرورت کو سنجیدگی سے محسوس کیا گیا۔ ماہرینِ ماحولیات کا ماننا تھا کہ بڑے پیمانے پر ہورہی صنعتی ترقی اور بجلی کی ضرورت میں اضافے کی وجہ سے ماحول کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ ۲۲/اپریل ۱۹۷۰ء کو پہلا 'یومِ ارض' (Earth Day) منایا گیا۔ زراعت میں بڑے پیمانے پر استعمال کی جانے والی کیمیائی کھاد اور کیڑے مار دوائیں، گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں، جوہری بھٹیوں سے نکلنے والی آلودگی، تیل اور کیمیائی گیسوں کا اخراج جیسی وجوہات کی بنا پر ماحول غیر محفوظ ہوتا جارہا ہے اور کئی مسائل پیدا ہورہے ہیں۔ اس معلومات کے بعد ماحولیات کے تحفظ کا مسئلہ بھی بین الاقوامی بحث کا موضوع بنتا گیا۔

۱۹۹۰ء کے بعد عالم کاری کی لہر کی وجہ سے ایک ملک کا دوسرے ملک پر انحصار اور ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے میں ایک دوسرے کے باہمی تعاون کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ ماحول کی آلودگی یا تیل اور گیس کے اخراج سے ہونے والے نقصانات کسی ایک ملک تک محدود نہیں رہتے۔ ان کے اثرات طویل مدتی ہوتے ہیں اس لیے ان مسائل کے حل کے لیے تمام ممالک کا باہمی رضامندی اور تعاون کے ساتھ کام کرنا ضروری ہے۔

نباتات اور پرندوں کی مختلف اقسام کا ختم ہونا، مٹی کی زرخیزی

عمل کیجیے۔

یہاں کچھ مسائل دیے ہوئے ہیں۔ انھیں دو زمروں قومی اور بین الاقوامی مسائل میں تقسیم کیجیے۔

- کمزور طبقات کو خود کفیل بنانا
- اجتماعی صفائی
- انتہا پسندی
- انسانی حقوق کی پامالی
- معاشی نظام کو زک پہنچانا
- افلاس، جہالت
- عوامی آمد و رفت کا مسئلہ
- اوزون کا پتلا ہونا
- علیحدگی پسندی

کا کم ہونا، پانی کی قلّت، درجۂ حرارت میں اضافہ، بارش کے تناسب میں کمی بیشی، ندی، نالے، جھرنے، تالاب اور سمندروں کی آلودگی، نئی نئی بیماریوں کا لاحق ہونا، اوزون کی تہہ کا پتلا ہونا وغیرہ ماحول کی تباہی کے ظاہری اثرات ہیں۔ کچھ اثرات کسی خاص ملک تک محدود رہنے کے باوجود ان کے طویل مدتی اثرات کی وجہ سے وہ مسائل عالمی نوعیت حاصل کرتے ہیں جبکہ کچھ مسائل بنیادی طور پر ہی عالمی نوعیت کے ہوتے ہیں۔

ماحولیات کا تحفّظ : ایک نسل سے دوسری نسل تک

عمل کیجیے۔

کسی ملک تک محدود مگر عالمی نوعیت کے مسائل پیدا کرنے والے ماحولیاتی مسائل کی مثالیں دیجیے۔

عمل کیجیے۔

انٹرنیٹ کی مدد سے پیرس اجلاس کے متعلق معلومات حاصل کیجیے اور درج ذیل نکات کی مدد سے معلومات جمع کیجیے۔

* شریک ممالک کی تعداد
* بحث کے موضوعات
* بھارت کے ذریعے پیش کیے گئے موضوعات

اسٹاک ہوم سے پیرس اجلاس تک

بین الاقوامی سطح پر ماحولیات سے متعلق ہنگامی اور طویل مدتی مسائل پر بحث اور ان کے حل تلاش کرنے کے لیے ۵ جون سے ۱۶ / جون ۱۹۷۲ء کے درمیان اسٹاک ہوم میں ماحولیات سے متعلق اقوامِ متحدہ کا اجلاس منعقد کیا گیا۔

- اس اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ آلودگی پر قابو پانے کے لیے تعاون کرنا تمام ممالک کی ذمہ داری ہے۔
- ترقی پذیر ممالک نے یہ سوال اُٹھایا کہ ترقی یافتہ ممالک ہی ماحولیات کو نقصان پہنچانے کے لیے زیادہ ذمہ دار ہیں لہٰذا ماحولیاتی آلودگی کو روکنے کی ذمہ داری بھی انھیں قبول کرنا چاہیے۔ آج بھی ترقی پذیر ممالک کا یہی موقف ہے۔
- اس اجلاس کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں ماحولیات کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیمیں بھی موجود تھیں۔
- اس اجلاس میں عالمی دولتِ مشترکہ کے تحفّظ کا موضوع زیرِ بحث آیا۔ تمام ممالک نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دولتِ مشترکہ کے تحفّظ کی ذمہ داری تمام ممالک کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔
- اس اجلاس کے فوراً بعد اقوامِ متحدہ نے 'اقوامِ متحدہ ماحولیاتی پروگرام' بنایا۔
- اس اجلاس کے بعد کئی بین الاقوامی ماحولیاتی معاہدے طے ہوئے۔ ماحولیاتی تحفّظ سے متعلق قوانین بنائے گئے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ماحولیات سے متعلق تحریکات کا آغاز ہوا۔ بین الاقوامی ماحولیاتی اجلاسوں میں ماحولیات کے بارے میں کیے گئے فیصلوں سے متعلق غیر سرکاری تنظیموں کی شرکت میں اضافہ ہوا۔
- اسٹاک ہوم اجلاس کے دوسرے مرحلے میں ۱۹۹۲ء میں برازیل کے شہر رِیو (Rio) میں ماحولیاتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں 'ہمہ جہت ترقی' کے نظریے پر زور دیا گیا۔ حیاتیاتی تنوّع، جنگلات کا تحفّظ، گرین ہاؤس گیسیں اور

موسموں کی تبدیلی جیسے مختلف موضوعات پر معاہدے کیے گئے۔

۱۹۹۷ء میں کیوٹو میں منعقدہ اجلاس میں ترقی یافتہ ممالک کے لیے موسموں میں ہونے والی تبدیلی کو روکنے کی غرض سے ایک میعاد مقرر کی گئی جس پر پندرہ برسوں تک عمل آوری لازمی تھی۔ اس کے بعد نومبر ۲۰۱۵ء میں پیرس میں موسمیات کی تبدیلی سے متعلق اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تمام ممالک موسمیات کی تبدیلی اور درجۂ حرارت میں ہونے والے اضافے کے تدارک کے لیے ایک دوسرے کا تعاون کریں اور ترقی پذیر ممالک کو اس کے لیے درکار ٹکنالوجی مہیا کرنے میں ترقی یافتہ ممالک مدد کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بحرِ اعظم، سمندر کی گہرائی، ماحول، بیرونی خلا اور جینیاتی دولت کا شمار عالمی دولت میں کیا جاتا ہے۔ یہ دولت دنیا کے تمام ممالک کی ملکیت ہے اس لیے اس کی حفاظت کی ذمہ داری دنیا کے تمام ممالک پر عائد ہوتی ہے۔

انتہا پسندی

انتہا پسندی آج کے دور کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ دنیا کے کئی ممالک اس مسئلے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک اپنی انفرادی طاقت کے بل بوتے پر اس مسئلے کو ختم نہیں کر سکتا اس لیے انتہا پسندی کو عالمی مسئلہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

انتہا پسندی یعنی کیا؟

سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے عام اور بے گناہ عوام کے خلاف طاقت اور تشدد کا استعمال کرنا یا انھیں دھمکانا اور سماج میں خوف و ہراس پیدا کرنا 'انتہا پسندی' کہلاتا ہے۔ یہ منظّم طریقے سے کیا جانے والا تشدد ہے۔

بین الاقوامی سیاست پر انتہا پسندی کے دوررس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ گزشتہ دو دہائیوں میں مختلف ممالک میں یہ سرگرمیاں شدت اختیار کرتی نظر آتی ہیں۔ انتہا پسندانہ کارروائی روایتی جنگ سے مختلف ہوتی ہے۔ روایتی جنگ دو یا دو سے زائد مقتدر ممالک کے درمیان ہونے والی لڑائی ہے۔ اس قسم کی لڑائیوں میں ملکوں کی جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے لیکن انتہا پسند تنظیمیں دنیا کے کسی بھی کونے سے کسی بھی ملک میں فساد اور بدامنی پھیلاتی ہیں۔ انتہا پسند تنظیموں کا اصل مقصد مختلف ممالک کی سرحدوں کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ وہاں کی حکومت کو چیلنج کرنا اور ان کے وجود کا انکار کرنا ہوتا ہے۔ بڑھتی انتہا پسندی سے نہ صرف بیرونِ ملک بلکہ اندرونِ ملک بھی خطرات کا اندیشہ ہوتا ہے۔

انتہا پسندی پر قابو پانے کے لیے مختلف ممالک کے حفاظتی دستوں کے باہمی تعاون سے کام کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

تلاش کیجیے!

* سیریا کے کئی افراد دوسرے ملکوں میں کیوں پناہ حاصل کر رہے ہیں؟
* دنیا کے کون سے دیگر ممالک سے پناہ گزینوں کی بڑی تعداد آ رہی ہے؟

پناہ گزینوں کا مسئلہ

جن افراد کو اپنی مرضی کے خلاف یا زبردستی اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے اور پناہ لینے کے لیے کسی دوسرے ملک میں جانا پڑتا ہے ایسے لوگوں کو 'پناہ گزین' کہا جاتا ہے۔ کسی مخصوص نسل یا مذہب کے حامل افراد کا استحصال یا انھیں جبراً ملک چھوڑنے پر مجبور کرنا، جنگ یا آفات کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ بس جانا جیسی وجوہات کی بنا پر لوگ دوسرے ممالک میں پناہ حاصل کرتے ہیں۔

دوسری جنگِ عظیم سے قبل جرمنی میں یہودیوں کا استحصال کیا

گیا۔ ان کی شہریت اور املاک چھین لی گئیں جس کی وجہ سے یہودی بے گھر ہوکر رہ گئے۔ ۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کے کئی لوگ سیاسی و مذہبی پریشانیوں کی وجہ سے بے گھر ہوگئے اور بھارت میں پناہ لینے کے لیے آئے۔ گزشتہ کئی برسوں سے عراق اور سیریا میں جنگ کے حالات پیدا ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے افراد پناہ گزینوں کی حیثیت سے ملک سے باہر زندگی گزار رہے ہیں۔ ان پناہ گزینوں کی کئی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی امداد

کسی بھی ملک کے افراد پر جب پناہ حاصل کرنے یعنی اپنا وطن چھوڑنے کی نوبت آتی ہے تو انھیں کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر کہاں جائیں؟ کیا وہ ملک ہمیں قبول کرے گا؟ دوسرا مسئلہ ہوتا ہے افرادِ خانہ کو محفوظ طریقے سے بیرونِ ملک لے جانا۔ اس میں بے حد جسمانی اور ذہنی تناؤ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دشوار گزار راستے، چھپتے چھپاتے سفر کرنا، قدرتی آفات اور پریشانیاں، دھوپ، بارش، طوفان، اناج کی قلت، بیماریاں، تعاقب کرنے والا دشمن وغیرہ ڈھیر سارے مسائل ہوتے ہیں جس میں کئی لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

محفوظ مقام پر پہنچنے کے بعد نئی مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ روزگار کی تلاش، رہنے کے لیے جگہ اور روزمرہ کے دیگر مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ دوسرے ملک کی زبان، تہذیب، رہن سہن مختلف ہو تو اپنے آپ کو اس میں ضم کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ جس ملک میں پناہ لی گئی ہو وہاں کے لوگ انھیں قبول کریں یہ بھی ضروری نہیں۔ اس کے برخلاف پناہ گزینوں کی تعداد بڑھنے سے اس ملک پر بوجھ بڑھتا ہے۔ ضروریاتِ زندگی کی اشیا کی قلّت ہوجاتی ہے۔ جرائم کی شرح میں اضافہ ہوتا ہے۔ مہنگائی بڑھ جاتی ہے۔ مقامی افراد کی ملازمتیں خطرے میں پڑ جاتی ہیں اور امن و سلامتی مخدوش ہوجاتی ہے۔ اس قسم کے کئی مسائل کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اسی وجہ سے کئی ممالک بے گھروں کو سہارا دینے اور انھیں نئے سرے سے آباد کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

پناہ گزینوں کے متعلق بین الاقوامی سطح پر ۱۹۵۱ء میں کچھ شقیں بنائی گئیں جن کے مطابق پناہ گزینوں کو ان کی مرضی کے خلاف ان کے آبائی وطن واپس نہیں بھیجا جاسکتا۔ اسی طرح ان کے مسائل حل کرنے کے لیے اقوامِ متحدہ کے چیف کمشنر کے دفاتر بھی قائم کیے گئے۔

اگر تمام ممالک انسانی حقوق کا تحفّظ کریں تو ناانصافی، استحصال اور تشدد کا خاتمہ ہوگا اور بنی نوعِ انسان آزادی سے ترقی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔ مکمل طور پر ماحولیات کا تحفّظ اور انتہا پسندی کا خاتمہ کیا جائے تو انسانی حقوق مؤثر طور پر حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ دنیا کے کسی بھی عوامی طبقے کو کسی دوسرے ملک میں پناہ لینے کی نوبت نہیں آئے گی۔ اگر اس کے لیے کوششیں کی گئیں تو غیر محفوظ انسانی بستیاں محفوظ ہوجائیں گی۔ اس مقصد کے لیے تمام ممالک کا یکجا ہونا، آپس میں ایک دوسرے کی معاونت کرنا، ٹھوس اقدامات کرنا اور عملی تبدیلی لانے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

اگلے سال ہم اس سلسلے میں آزاد بھارت کے ذریعے کی گئی کوششوں کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ ذیل میں سے کون سا مسئلہ بین الاقوامی مسئلہ ہے؟

(الف) مہاراشٹر- کرناٹک سرحد تنازعہ

(ب) کاویری پانی کی تقسیم

(ج) پناہ گزینوں کا مسئلہ

(د) آندھراپردیش کا نکسل واد

۲۔ درج ذیل میں سے کس حق کا شمار انسانی حقوق میں نہیں ہوتا؟

(الف) روزگار کا حق

(ب) حقِ معلومات

(ج) حقوقِ اطفال

(د) یکساں کام یکساں تنخواہ

۳۔ ذیل میں سے کون سا دن ایک ہی تاریخ کو بین الاقوامی سطح پر منایا جاتا ہے؟

(الف) یومِ اساتذہ

(ب) یومِ اطفال

(ج) یومِ ارض

(د) یومِ پرچم

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لیے تمام ممالک کا باہمی تعاون ضروری ہے۔

۲۔ پناہ گزینوں کو سہارا دینے کے لیے ممالک ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔

(۳) درج ذیل اصطلاحات (تصوّرات) کی وضاحت کیجیے:

۱۔ انسانی حقوق ۲۔ ماحولیاتی آلودگی

۳۔ انتہا پسندی

(۴) تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

ماحولیاتی آلودگی

وجوہات

۱۔...............
۲۔...............
۳۔...............
۴۔...............

ظاہری اثرات

۱۔...............
۲۔...............
۳۔...............
۴۔...............

تدارکی تدبیریں

۱۔...............
۲۔...............
۳۔...............
۴۔...............

(۵) اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

۱۔ انسانی حقوق کے قیام میں بھارت کا کردار واضح کیجیے۔

۲۔ انتہا پسندی کے اثرات بیان کرتے ہوئے اُس پر قابو پانے کے لیے اقدامات تجویز کیجیے۔

سرگرمی:

۱۔ ریاستی کمیٹی برائے حقوقِ اطفال کی معلومات استاد کی مدد سے حاصل کیجیے۔

۲۔ چین کی 'چڑیا مارومہم' اور بھارت کی 'چپکو تحریک' کی معلومات جمع کیجیے۔

۳۔ کیا بڑے بند کی وجہ سے مسائل پیش آ سکتے ہیں؟ اپنی رائے دیجیے۔

۴۔ اپنے اسکول میں منائے گئے 'یومِ ارض' کی روداد لکھیے۔

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

इतिहास व राज्यशास्त्र इ. ९ वी (उर्दू माध्यम)

₹ 54.00